السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر کوئی عورت محسوس کرے کہ اس کا شوہر اس سے بے رغبت ہے مگر وہ چاہتی ہے کہ اسی کے ساتھ زندگی گزارے، تو وہ کیا کرے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

وَإِنِ امرَأَةٌ خافَت مِن بَعلِها نُشوزًا أَو إِعراضًا فَلا جُناحَ عَلَيهِما أَن يُصلِحا بَينَهُما صُلحًا وَالصُّلحُ خَيرٌ ... ١٢٨ ... سورة النساء

''اگر کسی عورت کو اپنے شوہر کی طرف سے کسی زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ ہو، تو ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ وہ آپس میں کوئی صلح کر لیں۔ اور صلح کر لینا بہت ہی بہتر ہے۔''

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس صورت میں جائز ہے کہ عورت اپنے کسی حق سے دست بردار ہو جائے مثلاً کسی قدر خرچ اخراجات یا لباس یا رات گزارنے وغیرہ کے امور جو اس کے لیے شوہر کی طرف سے لازم ہیں، مگر وہ اسے ان میں سے کسی سے بری الذمہ کر دے، اور شوہر بھی یہ پیش کش قبول کر لے تو ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ اس لیے فرمایا کہ "صلح کر لینا بہتر ہے۔" یعنی علیحدگی کی بجائے یہ مصالحت بہتر ہے۔ پھر امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے اُم المومنین سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ پیش فرمایا ہے کہ جب یہ بڑی عمر کی ہو گئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو علیحدہ کرنے کا ارادہ کیا تو سیدہ نے یہ پیش کش کی کہ آپ مجھے اپنے آپ سے علیحدہ نہ کریں، اور انہوں نے اپنے دن کی باری حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دی، تو آپ نے اسے قبول کر لیا اور انہیں اپنے حرم میں باقی رکھا۔ (تفسیر ابن کثیر: 747/1، تحت آیت 128 من سورہ النساء حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے متعلق روایت دیکھنے کے لیے ملاحظہ فرمائیں: صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب المراۃ تھب یومھا، حدیث: 4919 و صحیح مسلم، کتاب الرضاع، باب جواز ھبتھا نوبتھا نصرتھا، حدیث: 1463 و سنن ابی داود، کتاب النکاح، باب فی القسم بین النساء حدیث: 2138۔)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 490

محدث فتویٰ